Scanned with CamScanner

ارشادات اکابر

دینی مدارس اور طلبہ علوم نبوت کے بارے میں
حضرت علامہ بنوریؒ اور حضرت علامہ ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختارؒ
کے قیمتی نصائح اور ارشادات

مولانا حسین قاسم صاحب

سابق استاذ و رفیق دار التصنیف جامعہ بنوری ٹاؤن
استاذ جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

ناشر

مکتبہ عمر فاروق

۴/۵۰۱ شاہ فیصل کالونی ۲ کراچی ۷۵۲۳۰

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت سوم :۔ ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ
تعداد ــــــ ۱۱۰۰
طابع ــــــ القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر ــــــ فیاض احمد فون: 4594144
مکتبہ عمر فاروق ۵۰۱/۴ شاہ فیصل کالونی، کراچی

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ قاسمیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبۃ العارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور
کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار، راولپنڈی
مکتبۃ المعارف قصہ خوانی بازار پشاور شہر
مکتبہ بخاری گلستان کالونی لیاری ٹاؤن کراچی

حرف آغاز

فكيف الصبر عنك و اى صبر

لعطشان من الماء الزلال

ذهب الذين يعاش فى أكنافهم

و بقيت فى خلف كجلد الأجرب

ابكى الذين أذاقونى موتهم

حتى إذا أيقظون للهوى رقدوا

ع: ''وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے''
''اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے''

۱۹۹۰ء کی بات ہے کہ راقم نے دنیائے اسلام کی مشہور و معروف دینی درسگاہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں داخلہ لیا، ایک دن عصر کے بعد جامعہ سے متصل اسلامی کتب خانہ میں جانے کا اتفاق ہوا، سامنے رکھی ہوئی کتابوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو بہت سی تالیفات اور

تراجم میں بندہ کے لئے ایک ان جان مصنف کا نام سامنے آیا، اس گمنام مصنف کے بارے میں اپنے ساتھیوں، یاروں اور دوست احباب سے دریافت کرتا رہا، معلوم ہوا کہ مذکورہ شخص جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے بانی، علم وعرفان کے محیط بے کراں انوری علوم کا وارث، علم ومعرفت کا بحر مواج اور اسرار شریعت کا نکتہ رس حضرت العلامہ المحدث محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے مایہ ناز محبوب اور مقرب ترین شاگرد اور ان کے داماد، ان کے علمی اسرار ونکات کا حامل، ان کے فیوضات کا خزینہ، ان کے علوم و معارف کا امین ووارث، جانشین، جامعہ کے شعبۂ تصنیف وتالیف کا روح رواں، استاذ حدیث، جس کے ساحرانہ اور جادو رقم قلم کی جولانیوں سے بیسیوں تالیفات وتراجم منظر عام اور منصۂ شہود پر آچکی ہیں، جس نے اپنی شب وروز کی انتھک محنتوں، کوششوں، کاوشوں اور اپنی فاضلانہ تصنیفی خدمات جلیلہ سے اس شعبہ کو چار چاند لگا دیئے۔ یہاں تک کہ بعض محققین یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ آپ صرف مصنف نہیں بلکہ گھر ہیں۔

حضرت کو مالک ارض وسماوات نے ایک شان عطا فرمائی تھی، ان کو رعب وجلال دیئے تھے، طلبہ پر ایک عجیب سی ہیبت چھائی ہوئی تھی، حالانکہ آپ کوئی جسیم وکیم بھاری بھر کم جسم والے نہیں تھے، لیکن یہ صرف دور سے دیکھنے والوں کے لئے تھا، قریب سے انہیں دیکھنے والوں اور ان کی مجلس میں بیٹھنے والوں اور ملنے جلنے والوں سے ______ پوچھئے بالکل

من رآہ بدیھة ھابه ومن خالطه معرفة أحبه

کا حسین منظر معلوم ہوتا تھا، یہ شان قدرت کسی کسی کو عنایت کرتی ہے۔

راقم الحروف پر بھی اس رعب وہیبت کا اثر چھایا ہوا تھا، اس لئے فراغت سے قبل تقریباً تین سال تک حضرت سے بہت ہی کم وابستگی رہی،

Scanned with CamScanner

البتہ اس دوران حضرت کی عادات واطوار، شمائل واخلاق اور معمولات سے کافی حد تک آگاہی حاصل ہوگئی تھی،اس کی وجہ یہ تھی کہ جامعہ میں تین سالہ درس نظامی کے زمانے میں راقم نے دارالتصنیف کے سامنے مطالعہ کے لئے ایک جگہ خاص کررکھی تھی، اسباق وتکرار کے علاوہ راقم کے اکثر اوقات اسی جگہ پر گزرتے تھے، حضرت کیونکہ سبق کے علاوہ باقی تمام تر اوقات دارالتصنیف میں گزارتے تھے اس لئے وقفے وقفے حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتا تھا۔

پھر فراغت کے بعد جامعہ کے شعبۂ تصنیف وتالیف سے انسلاک حضرت سے تعلقات، روابط اور مراسم کا باعث بنا اور پانچ سال تک از یوم تقرر تا یوم شہادت قرب کا ذریعہ بنا رہا، مذکورہ شعبہ میں کشف النقاب کی ذمہ داری اور ہمہ وقت دارالتصنیف میں موجودگی کی بدولت لحظہ بلحظہ حضرت سے فون پر یا براہ راست بالمشافہ تکلم وگفتگو کا شرف حاصل ہوتا رہتا تھا جو بندہ کے لئے سرمایہ گراں مایہ ثابت ہوتا، کشف النقاب کی ذمہ داری کے علاوہ خارجی اوقات میں حضرت کی تالیفات اور تراجم کے غیر مطبوعہ مسودوں کی تطہیر وتصحیح کی ذمہ داری بھی تھی، نیز بعض حضرات مصنفین حضرت سے اپنی کتابوں کے لئے تقاریظ لکھوانے آتے تھے، حضرت تفصیلی مطالعہ اور ان پر تاثرات لکھنے کے لئے بندہ کو حکم فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں حضرات مہمانوں کو حضرت کی تصانیف وتراجم ہدیہ کرنا اور انہیں ہر سال طلبہ پر تقسیم کرنا اور دیگر بہت سے امور میں حضرت سے وقتاً فوقتاً رابطہ رہتا تھا، اس کے علاوہ مختلف جلسے، مناسبات اور تقاریب میں حضرت رحمہ اللہ کی معیت ورفاقت کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔

راقم نے مذکورہ تفصیل خودستائی کے لئے بیان نہیں کی بلکہ بندہ نے

Scanned with CamScanner

اپنے اساتذہ کرام سے سنا ہے کہ کسی بزرگ کی سوانح خاکی سے متعلق کوئی بات نقل کرنی ہو تو ان بزرگ کے ساتھ ناقل کے تعلقات و مراسم کی نوعیت کا آشکارا کرنا چاہیئے تا کہ نقل کردہ بات میں وقعت اور وزن پیدا ہو۔

اس میں شک نہیں کہ حضرت رحمہ اللہ تعالی کے مقربین، متعلقین، اعزہ و اقارب اور شاگردوں میں بہت سے ایسے حضرات بھی ہیں جن کا حضرت سے نسبۃ زیادہ تعلق تھا، ایسے حضرات بھی ہیں جو سفر و حضر میں حضرت کے ساتھ رہے اور ایسے حضرات بھی ہیں جو حضرت کے تمام ظاہری حالات سے آشنا اور واقف تھے، ان میں یقیناً ایسے ذی استعداد با صلاحیت، باکمال اور قابل حضرات بھی ہیں جو راقم کی بنسبت ہزار ہا درجہ بہتر طریقہ سے حضرت مولانا کی سوانح قلمبند کر سکتے ہیں اور ان کے حالات زندگی کے تمام پہلوؤں کی موشگافیوں پر ادب، بلاغت، فصاحت، عمدہ اسلوب اور بہترین تعبیر کے ساتھ سیر حاصل بحث کر سکتے ہیں، تاہم بندہ کی ایک ارمان اور آرزو و تمنا تھی کہ جب بھی موقع ملے گا اپنی معلومات کی بساط تک، حسب مستطاع حضرت کے لمحات زندگی پر قلم اٹھانے کی جسارت کرلے گا۔

زیر نظر کتابچہ مذکورہ ارمان کی تکمیل کے سلسلہ کی پہلی کڑی ہے، کتابچہ میں حضرت علامہ بنوری اور حضرت مولانا شہید رحمہما اللہ تعالی کے ان ارشادات اور ملفوظات کو یکجا کر دیا گیا ہے جو دینی مدارس اور اہل مدارس سے متعلق ہیں۔

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اہل اللہ، اہل دل اور اللہ کے نیک بندوں کی سیرت طیبہ، سوانح اکی اور ان کے اقوال و ارشادات کا مطالعہ کرنا، ان کا پڑھنا اور ان کا سننا سنانا جہاں باعث ثواب و اجر ہے

دہاں پڑھنے والوں کے لئے ہدایت وراہنمائی کا سامان بھی اس میں موجود ہے، ان حضرات کی باطنی اور روحانی توجہات اور ملفوظات دلوں کی دنیا پر اثرانداز ہوتے ہیں، ان کی وجہ سے سالکین ، متعلقین اور سامعین کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہوتا ہے، ان کے اقوال وارشادات میں مردہ دلوں کو جلا اور زندگی ملتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ سلف صالحین اور خداوند قدوس کے نیک بندوں کے ملفوظات وارشادات کو محفوظ رکھنے کا سلسلہ رہا ہے جو بعد میں آنے والوں کی تربیت اور رشد وہدایت، اور ان کی دنیادی کامیابی وکامرانی اور اخروی سرخروئی کے حصول میں بڑا مددگار اور ممد ثابت ہوا۔

کتابچہ پڑھئے، اپنے احوال کی اصلاح کی فکر کیجئے، اپنے مدرسہ کا نظام درست کرنے کی کوشش کیجئے، حضرت علامہ بنوریؒ کی طرح مدرسہ کے اخراجات کے سلسلہ میں صرف خدا سے لو لگایئے، اس سے تعلق مضبوط کیجئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے، توکل واعتماد، اخلاص، صدق ورضاء جیسے محامد سے ہم سب کو متصف فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے عزیزم مولانا لطیف اللہ صاحب حفظہ اللہ کو کہ انہوں نے بہت ہی اہتمام سے کمپوز کیا، **عزیزم مولوی انوار حسین سلمہ اللہ** ــــــــ کو پروف کی تصحیح کی اور جناب مولوی محمد شاکر صاحب زید مجدہ کو کہ انہوں نے عمدگی سے کتابچہ کی طباعت کا انتظام کیا۔ خداوند قدوس سے دعا ہے کہ اسے قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے اسے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

حضرت علامہ بنوریؒ
اور
حضرت شہید مرحوم

حضرت مولانا شہید مرحوم کے حضرت علامہ بنوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کیا تعلقات و مراسم تھے، ان سے کیا نسبت تھی، وابستگی، تعلق اور نسبت کی نوعیت کیا تھی، آپس میں عقیدت، محبت اور الفت کی کیا کیفیت تھی؟ ان سوالات کے جوابات اہل علم پر مخفی نہیں، تاہم اپنی معلومات کی بساط تک ذیل میں چند حقائق احاطہ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

حضرت علامہ بنویؒ کی پہلی زیارت

حضرت مولانا شہید مرحوم رقمطراز ہیں: یہ غالباً ۱۹۵۳ء یا ۱۹۵۴ء کا واقعہ ہے کہ ایک دن بندہ اپنے والد ماجد الحاج حکیم محمد مختار حسن خان صاحب مدظلہ کے ہمراہ صبح سویرے مطب جا رہا تھا کہ سامنے سے سبیل والی مسجد کے قریب ایک نورانی صورت بزرگ کو تشریف لاتے دیکھا، وہ قبلہ والد صاحب مدظلہ سے نہایت بشاشت سے ملے، والد ماجد نے میرا تعارف کرایا اور میرے لئے دعا کی درخواست پیش کی، انہوں نے میرے

سر پر ہاتھ پھیرا، دعائیں دیں اور آگے چل دیئے، لیکن نہ معلوم ان کی شخصیت میں کس قسم کی مقناطیسی کشش تھی کہ جس نے مجھے اپنا زرخرید غلام بنالیا اور نہ جانے ان کی نگاہوں میں کس غضب کی چمک تھی کہ میں ان کا ہی ہوکر رہ گیا

نہ جانے کس ادا سے میری جانب اس نے دیکھا تھا
ابھی تک دل میں، تاثیر نظر محسوس ہوتی ہے
درون سینہ من زخم بے نشان زدہ
بحیرتم کہ عجب تیرے کمان زدہ

عقیدت ومحبت

حضرت مولانا کو اپنے شیخ قدس اللہ سرہ سے بڑی عقیدت تھی، وہ اپنے شیخ کے بارے میں ایک جگہ لکھتے ہیں (علم وعرفان کے محیط بے کراں، مجسمہ زہد وایثار، پیکر تقدس وتقوی، کوہ استقامت وجلالت، نابغہء روزگار، سلف صالحین کی چلتی پھرتی یادگار، حامی توحید وسنت، ماحی شرک وبدعت، منبع فضائل وکمالات، مرجع خلائق، صبر ورضا اور توکل کی جیتی جاگتی تصویر، علم کا سمندر، عرفان کا دریا، جود وسخا کا چشمہ صافی، مجاہد وزاہد، محقق عصر، فاضل بے بدل، عالم باعمل، عارف کامل، عاشق ختم الرسل، استاذ الاساتذہ شیخ التفسیر وشیخ الحدیث......... امیر سیدی وسندی، شیخی ومولائی، قدوتی وملاذی، ماوی وملجأ)

محبت کا تو یہ عالم تھا کہ ان کی ایک ایک چیز حتی کہ ان کے دستخط کو محفوظ فرمالیا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ حضرت کے پاس اپنے شیخ کی بہت

Scanned with CamScanner

سی یادگاریں محفوظ ہیں ان میں وہ شیفر قلم بھی ہے جس کو حضرت بنوری رحمہ اللہ نے مولانا کو وفات سے پہلے عنایت فرمایا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ یہ چالیس سال کا استعمال کیا ہوا ہے، علاوہ ازیں ہمیشہ اسباق اور دیگر مجالس میں حضرت کی زبان اپنے شیخ کے ذکر سے تر رہتی تھی۔

خدمت

حضرت مولانا رحمہ اللہ اپنے شیخ کے ان خاص خدام میں ایک تھے جن سے حضرت بنوریؒ کو سفر میں صحیح آرام و راحت میسر ہوتی تھی اور حضرت بنوری کے مزاج اور طبیعت کو خوب جانتے تھے، راقم السطور کے بزرگ استاذ حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب مدظلہم ایک جگہ رقمطراز ہیں ''ایک موقعہ پر حضرت بنوریؒ نے فرمایا: دو ہی آدمی ایسے ہیں جن سے سفر میں صحیح آرام ملتا ہے اور پھر میرے مزاج کو خوب جانتے ہیں ایک مولانا حبیب اللہ صاحب اور دوسرا خادم کی طرف اشارہ فرمایا۔

زمانہ طالبعلمی میں حضرت بنوریؒ سے تعلق

حضرت مولانا شہید مرحوم کا زمانہ طالب علمی ہی میں اپنے شیخ سے تعلق پیدا ہوگیا تھا، حضرت فرماتے تھے کہ زمانہ طالب علمی میں ایک مرتبہ میں سفر میں تھا، عریضہ ارسال خدمت کیا، جس میں کچھ نصیحت کی درخواست پیش کی، جواب آیا اور ایسی عمدہ قیمتی اور بہترین نصیحت پر مشتمل جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، تحریر فرمایا:

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا کسی سے کسی خیر کی توقع نہ کریں اور نہ کسی پر اعتماد و توکل کریں ورنہ سوائے خسران و ناکامی کوئی اور نتیجہ نہ ہوگا۔

شرف تلمذ

حضرت شہید مرحوم کو اپنے شیخ سے درج ذیل کتب میں شرف تلمذ حاصل ہے:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن نسائی (۴) سنن ابن ماجہ۔

حضرت بنوریؒ اور حضرت مولانا کی اصلاح باطن

ایک مرتبہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائپوری صاحب رحمہ اللہ کراچی تشریف لائے تو ان سے ملاقات کے لئے حضرت بنوری رحمہ اللہ تشریف لے جارہے تھے۔ حضرت مولانا کو بھی اپنے ساتھ لے گئے، شیخ موصوف سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی میں بابو عبدالعزیز کی کوٹھی پر قیام پذیر تھے، ملاقات ہوئی، حضرت مولانا کا تعارف کرایا اور خصوصی دعا کرائی، واپسی پر حضرت بنوری نے حضرت مولانا سے فرمایا: اس دور میں اتنا اونچا شیخ ملنا مشکل ہے، ذکر کے آثار وانوارات چہرے پر اتنے ہیں کہ برداشت نہ ہوسکیں، نسبت بہت قوی ہے، تم ان سے بیعت ہو جاؤ، دوبارہ پھر ملاقات کے لئے تشریف لے جارہے تھے تو پھر حضرت مولانا کو ساتھ لے گئے اور پھر دعا کرائی اور واپسی پر حضرت کو حکم دیا کہ ان سے بیعت ہو جاؤ۔

Scanned with CamScanner

بیرون ممالک میں حضرت بنوریؒ کی خدمت و رفاقت

حضرت مولانا جس زمانہ میں جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں زیر تعلیم تھے، انہیں اپنے شیخ کی خوب خدمت کے مواقع میسر آئے، شیخ کی خدمت کے جذبے اور ولولے کا یہ عالم تھا کہ دوران سال کسی ایسی چیز پر نظر پڑ جاتی جو اپنے شیخ کے مزاج و منشاء کی موافق ہو اور شیخ اسے دیکھ خوش ہوں تو اسے خرید کر رکھ لیتے تھے پھر شیخ حرمین کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تو خدمت میں پیش کرتے، اور دعائیں لیتے تھے۔ ایسا بھی ہوا کہ اپنے شیخ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں معتکف ہوتے تھے، حضرت بنوریؒ حضرت مولانا کو تاکید کرتے تھے کہ اپنا بستر ان کے بستر کے ساتھ لگائیں، دوران اعتکاف کا ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اعتکاف کے دوران بندہ نے عرض کیا کہ آپ نفلوں میں مجھے اپنا مقتدی بنالیا کریں، میرا مقصد یہ تھا کہ آپ کی تلاوت سے محظوظ ہوں، فرمایا: اچھا، اس کے بعد صلاۃ اللیل میں آپ امام ہوتے اور میں مقتدی۔

مختلف مواقع میں حضرت بنوریؒ کی رفاقت

حضرت مولانا کو اپنے شیخ کی ہمیشہ رفاقت و معیت کا شرف حاصل رہا، مختلف مناسبات میں مولانا ساتھ لے جاتے تھے، چنانچہ شیخ کی وفات سے کچھ روز قبل کا ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں:

وفات سے کچھ روز قبل ایک صاحب کا انتقال ہوا، جنازے میں شریک ہوئے، قبرستان جانے لگے تو ہم سے آگے والی موٹر کا ڈرائیور گاڑی صحیح نہیں چلا رہا تھا، کبھی ادھر کبھی ادھر، نہ اگلی گاڑی سے آگے بڑھتا نہ صحیح طور سے اس کے پیچھے چلتا، یہ دیکھ کر طبیعت پر اثر ہوا، فرمانے لگے: عجیب ڈرائیور ہے! گاڑی بھی چلانی نہیں آتی، میں نے اپنی گاڑی کے ڈرائیور سے کہا کہ گاڑی اس سے آگے کرلو، جب اس سے آگے ہو گئے تو سکون ہوا۔

کشف النقاب کے لئے حضرت مولانا کا انتخاب

حضرت شہید مرحوم ابھی جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں زیر تعلیم تھے کہ حضرت بنوریؒ نے حضرت کو اس عظیم تحقیقی کام کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ اس قیمتی کام کے لئے بے چین تھے، میں جس زمانے میں جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ) میں زیر تعلیم تھا مجھ سے بارہا فرمایا کہ لب اللباب کا کام بہت اونچا کام ہے اور اس کی ضرورت بہت ہے، دل چاہتا ہے کہ آپ اس کام کو کریں، جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت شیخ رحمہ اللہ نے ایک گرامی نامہ میں تحریر فرمایا کہ مزید تعلیم کے نام سے جامعہ یا کسی اور ادارہ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ فوراً یہاں آجائیں، حضرت بنوری رحمہ اللہ نے گرامی نامہ کے آخر میں یہ بھی تحریر فرمایا (**ونحن فی انتظار قدومکم بفارغ الصبر**)

یہ چند حقائق ہیں جو نمونہ کے طور پر مدعی کے ثبوت کے لئے پیش کئے گئے ہیں ورنہ نہ جانے اس قسم کے کتنے واقعات پیش آئے ہوں گے۔

ملفوظات
حضرت بنوریؒ

ملفوظ نمبر (۱)

دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا کسی سے خیر کی توقع نہ کریں اور نہ کسی پر اعتماد و توکل کریں ورنہ سوائے خسران و ناکامی کوئی اور نتیجہ نہ ہوگا۔

ملفوظ نمبر (۲)

فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں دو باتوں پر کامل یقین ہے اور اسی پر ہمارا ایمان ہے، ایک تو یہ ہے کہ مال و دولت کے تمام خزانے اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہیں اور دوسرا یہ کہ اولاد آدم کے قلوب بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، اگر ہم اخلاص کے ساتھ صحیح کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ بندوں کے قلوب خود بخود ہماری طرف متوجہ کر کے اپنے خزانوں سے ہماری مدد کرے گا، ہمیں کسی انسان کی خوشامد کی ضرورت نہیں ہے، لہذا جو ضرورت ہمیں پیش آتی ہے ہم اللہ تعالیٰ سے کہتے اور مانگتے ہیں، وہ ایسی جگہ سے ہماری ضرورت کو پورا کرتا ہے جہاں ہمارا گمان بھی نہیں ہوتا، پھر ہم کیوں کسی انسان کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یا خوشامد کریں۔

Scanned with CamScanner

ملفوظ نمبر (۳)

فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے جس کیلئے مدرسہ قائم کیا ہے اس کو سب کچھ معلوم ہے، وہ خود ہی جب اور جس طرح چاہے گا اسباب ووسائل پیدا کردے گا۔

ملفوظ نمبر (۴)

فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو صرف صحیح کام کرنے کے ہی مکلف ہیں، اگر صحیح طریق پر مدرسہ نہ چلا سکیں گے بند کردیں گے، ہم کوئی دین کے ٹھیکیدار نہیں ہیں کہ صحیح یا غیر صحیح حالت یا نا جائز جس طرح بھی ممکن ہو مدرسہ جاری رکھیں، ہم تو غیر صحیح اور نا جائز ذرائع اختیار کرنے کی بہ نسبت مدرسہ کو بند کردینا بہتر بلکہ آخرت کی مسؤلیت کے اعتبار سے ضروری سمجھتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۵)

تعلیمی سال کے آغاز میں تمام طلبہ کو جمع کر کے تصحیح نیت کیلئے حضرت رحمہ اللہ تعالی خطاب فرماتے اور عہد لیتے اور علم دین کے فضائل بیان کر کے فرماتے کہ جب یہ علوم نبوت ہیں تو پھر رضائے الٰہی کیلئے حاصل کرو اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نقش وقدم پر چلتے ہوئے یہ عزم کرو "ان اجری الاعلی اللہ" اور جب یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے علوم ہیں تو اس راستے میں تکلیفوں اور مشقتوں کیلئے بھی تیار رہنا چاہیے۔

ملفوظ نمبر (۶)

فرماتے تھے کہ ہم نے یہ مدرسہ اللہ کیلئے بنایا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ طلبہ علم دین صرف اللہ تعالی کی رضاء کیلئے حاصل کریں، اور اگر دنیا کا کوئی

Scanned with CamScanner

مقصد ہے چاہے وہ سند حاصل کرنا ہو یا کوئی منصب ہو یا شہرت وغیرہ کوئی اور مقصد ہو تو خدا کیلئے وہ طالب علم یہاں سے چلا جائے اور اگر یہاں رہنا ہے تو دین کا سپاہی بننے کا عزم کرے۔

ملفوظ نمبر (۷)

فرماتے تھے کہ ہم تکثیر سواد کے خواہش مند نہیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ کام کے آدمی آئیں اگرچہ کم ہوں۔

ملفوظ نمبر (۸)

ایک مرتبہ چیف ایڈمنسٹریٹر محکمہ اوقاف مسعود صاحب مدرسہ تشریف لائے اور اپنے اس خیال کا اظہار کیا کہ طلبہ کو کوئی ہنر بھی سکھایا جانا چاہئے، تو اس پر حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم تو اس حصول معاش کے تصور کو ہی ختم کرنا چاہتے ہیں اور ہم تو چاہتے ہیں کہ طالب علم صرف اللہ تعالی کے دین کا سپاہی بنے، اس کے سوا زندگی کا کوئی مقصد اس کے حاشیہ خیال میں بھی نہ ہو اور اللہ تعالی پر اس کا یقین و اعتماد ہو کہ معاش کی فکر کے بغیر اللہ کے دین کی خدمت کرے۔

ملفوظ نمبر (۹)

فرمایا کرتے تھے کہ کامیابی و ناکامیابی تو اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے، نتائج ہمیشہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہیں، مسؤلیت سے عہدہ برآ ہونے کیلئے تمام آسمانی ہدایات پر عمل کرنے کا جیسے حکم ہے، اس کی تعمیل کرنی ہوگی۔

Scanned with CamScanner

ملفوظ نمبر (۱۰)

فرماتے تھے کہ ہم مسلمانوں میں یقین کی کمی ہوگئی ہے اس لئے ہمارے سارے کام ناقص ہوتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۱۱)

فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دعاء سکھادی ہے یہی دعا کرتا ہون کہ اے اللہ خزانوں کا تو مالک ہے اور بندوں کے دل بھی تیرے قبضہ قدرت میں ہیں، آپ ان کے دل پھیر دیں کہ وہ اس مدرسہ کی خود آکر خدمت کریں، ہمیں ان کے در پر نہ لے جانا۔

ملفوظ نمبر (۱۲)

فرماتے تھے کہ ایک شخص اپنے اخلاص کی بدولت الف باء پڑھا کر جنت میں جا سکتا ہے اور دوسرا اخلاص کے بغیر بخاری پڑھا کر اس سے محروم رہ سکتا ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۳)

فرمایا کرتے تھے شقی اور ملعون ہے وہ شخص جو علم دین کو حصول دنیا کیلئے استعمال کرتا ہے ایسے بدبخت سے سر پر ٹوکری اٹھا کر مزدوری کرنے والا بدرجہا بہتر ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۴)

فرمایا کرتے تھے کہ ایک غبی دیندار طالب علم برداشت کیا جا سکتا ہے مگر ذکی بے دین طالبعلم برداشت کے قابل نہیں ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۵)

فرماتے تھے کہ جب صبح نماز کے لئے گھر سے نکلتا ہوں اور وضو خانہ اور مسجد میں طلبہ کو زیادہ تعداد میں دیکھتا ہوں تو خوشی ہوتی ہے لیکن اگر کبھی اس کے برعکس دیکھتا ہوں تو سخت افسوس ہوتا ہے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھتا ہوں اور معذوری کے باوجود جی چاہتا ہے کہ کمروں میں جاکر سستی کرنے والوں کو خوب ماروں۔

ملفوظ نمبر (۱۶)

فرمایا کرتے تھے کہ جو بچے صرف تعطیلات کے دنوں میں آتے ہیں یہ تو ہمارے ہاتھ شکار ہو گئے ہیں، اس لئے ان پر خوب محنت ہونی چاہئے اور ان کی وجہ سے ایک نئے عارضی استاد کے تقرر کا حکم صادر فرماتے اور فرماتے کہ ایسے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جائے، نماز سکھائی جائے اور کلمے یاد کرائے جائیں اور دین کی ضروری باتیں ان کے ذہن نشین کرائی جائیں۔

ملفوظ نمبر (۱۷)

فرمایا کرتے تھے کہ میں اس لئے بخاری پڑھاتا ہوں کہ اس میں نہ صرف اوراق ہیں بلکہ اس میں دین ہے، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے انفاس قدسیہ ہیں، ہدایت واصلاح کا پورا سامان ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۸)

فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے استاد حضرت العلامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کو فقہ میں ''بدائع'' بہت پسند تھی۔

ملفوظ نمبر (۱۹)

دوران سفر ہوٹل یا کسی دفتر میں اترتے چڑھتے وقت جب لفٹ کیلئے بٹن دبایا جاتا اور لفٹ آجاتی تو آپ قصیدہ بردہ کا یہ شعر پڑھتے:

جاءت لدعوته الاشجار ساجدة

تمشی الیہ علی ساق بلا قدم

ملفوظ نمبر (۲۰)

فرمایا کرتے تھے میرے نزدیک غنی صالح افضل ہے ذکی فاسق سے۔

ملفوظ نمبر (۲۱)

فرماتے تھے کہ میں نے بہت چھوٹی عمر میں ظفر جلیل شرح حصن حصین از نواب قطب الدین دہلوی پڑھی تھی، اس کتاب سے دعائیں بھی یاد کیں اور اردو بھی سیکھی۔

ملفوظ نمبر (۲۲)

فرمایا کرتے تھے کہ میں نے مشکوۃ کے ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی حجۃ اللہ البالغۃ اور ابن رشد کی "بدایۃ المجتہد" کا مطالعہ کیا تھا، یہ دونوں کتابیں میرے پاس اپنی نہ تھیں، اس لئے بمبئی سے منگوائیں اور جب وہ کتابیں ڈاک سے وصول ہوئیں تو مجھے بہت خوشی ہوئی۔

ملفوظ نمبر (۲۳)

فرمایا کرتے تھے کہ میں نے تجوید کسی سے نہیں پڑھی لیکن شافیہ کی مدد سے قراءت وتجوید میں کافی فائدہ حاصل ہوا۔

ملفوظ نمبر (۲۴)

کبھی کبھی فرماتے تھے کہ مجھ سے کوئی انور شاہ کے متعلق پوچھے تو میں یہ کہوں گا "عالما صالحا" لیکن عالما کے معنی یہ ہوں کان غیرہ لیس بعالم.

ملفوظ نمبر (۲۵)

فرمایا کرتے تھے اختلافی مباحث کیلئے میں اس زمانہ میں موزوں تھا جب جوش، ولولہ، جد و جہد، تلاش و جستجو کا شوق، ان سب کی فراوانی تھی اور اب جو مباحث رہ گئے ہیں خصوصاً ابواب الفتن، کتاب التفسیر، ابواب الاداب، ابواب الزھد کے لئے میں موزوں ترین ہوں، ان کی شرح میں ذوق کی ضرورت ہے اور اس سے اللہ تعالی نے محروم نہیں فرمایا۔

(یہ جامع ترمذی کے ابواب کے متعلق فرمایا ہے۔ از مرتب)

ملفوظ نمبر (۲۶)

فرمایا کرتے تھے کہ اگر قیامت قریب نہیں ہے تو اس کتاب کی ضرورت باقی ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

(اس سے مراد ان کی مایہ ناز تصنیف "معارف السنن" مراد ہے۔ از مرتب)

ملفوظ نمبر (۲۷)

فرمایا جب ہدایہ پڑھتا تھا تو فتح القدیر، البحر الرائق اور بدائع ان تینوں کتابوں کا دو سبق کے قریب مطالعہ کیا کرتا تھا، اور میرا مطالعہ ہمیشہ استاد کے سبق سے آگے رہتا تھا، پھر مشکوۃ شریف کے سال "بدایۃ

Scanned with CamScanner

المجتهد'' اور '' حجة اللہ البالغة '' کا مطالعہ کرتا تھا، اور ڈابھیل میں حضرت شاہ صاحب کی خدمت نصیب ہوئی اور حضرت شاہ صاحب کے پاس مذاہب اربعہ کی کتابیں تھیں، چنانچہ میں" کتاب الام" فقہ شافعی، المغنی فقہ حنبلی، اور المجموع شرح مہذب وغیرہ کا مطالعہ کرتا تھا، اس سے مجھے شوق پیدا ہوا اور میں نے مذاہب اربعہ کی اکثر کتب متداولہ کا مطالعہ کیا الحمد للہ، ثم الحمد للہ. یہ تمہارے (مخاطب دورہ حدیث کے طلبہ ہیں۔ از مرتب) اندر مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کیلئے سنارہا ہوں۔

ملفوظ نمبر (۲۸)

فرمایا کرتے تھے کہ علم ادب پر عبور حاصل کرنے کے لئے چار کتابیں پڑھنا چاہیئے:

۱ ادب الکاتب ابن قتیبہ کی.

۲ الکامل مبرد کی۔

۳ البیان والتبیین جاحظ کی۔

۴ النوادر ابو علی قاری کی۔

ملفوظ نمبر (۲۹)

فرمایا کرتے تھے کہ اصل چیز عمل واخلاق ہیں، اس کے بغیر علم بے کار ہے۔

ملفوظ نمبر (۳۰)

فرمایا کرتے تھے کہ یہ مدرسہ حضور اکرم ﷺ کا ہے ہم تو خادم ہیں۔

Scanned with CamScanner

ملفوظ نمبر (۳۱)

فرمایا کرتے تھے کہ میرے اکثر رفقاء نے یہ عہد کیا ہے کہ تاحیات ہر حال میں مدرسہ کی خدمت کریں گے تنخواہ ملے یا نہ ملے۔

ملفوظ نمبر (۳۲)

فرمایا کرتے تھے کہ موجودہ دور میں مدارس میں تنخواہ کے اضافہ کے لئے درخواست کا رواج تو ہے لیکن تنخواہ کے کم کرنے کا رواج نہیں لیکن بحمد اللہ تعالیٰ میرے رفقاء نے ایسی روایت بھی قائم کردی ہے۔

ملفوظ نمبر (۳۳)

فرمایا کرتے تھے جو طالب علم اس مدرسہ میں اسلامی شکل وشباہت اختیار کئے بغیر رہنا چاہتا ہے اور جس کے دل میں علم دین کے ذریعہ دنیا کو حاصل کرنے کی تمنا ہے وہ ہمارے مدرسہ میں نہ رہے ورنہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اور مدرسہ کے ساتھ بدترین خیانت ہوگی۔

ملفوظ نمبر (۳۴)

فرمایا کرتے تھے کہ اگر دینی مدرسہ دنیا کے لئے بنانا ہے تو آخرت کا سب سے بڑا عذاب ہے اور اگر آخرت کے لئے بنانا ہے تو دنیا کا سب سے بڑا عذاب ہے۔

ملفوظ نمبر (۳۵)

فرمایا کرتے تھے کہ مدرسہ قائم کرنے کے بعد جو مشکلات سامنے آئیں، اگر ان کا پہلے سے احساس ہوتا تو شاید مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ نہ کرتا۔

Scanned with CamScanner

ملفوظ نمبر (۳۶)

فرمایا کرتے تھے کہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے اساتذہ اور ملازمین کو اللہ تعالیٰ کے اس احسان وانعام کی قدر کرنی چاہیئے کہ ان کو حق الخدمت کے عوض میں غیر زکوۃ کا پاکیزہ مال ملتا ہے وہ بھی ایسے مخلصین کی طرف سے جو اپنا نام تک ظاہر کرنا پسند نہیں کرتے اور ''لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ '' کا مصداق ہیں۔

ملفوظ نمبر (۳۷)

فرمایا کرتے تھے کہ زکوۃ کی رقم صرف زکوۃ کے مصارف میں ہی خرچ ہونی چاہیئے (اور) غیر زکوۃ کے مصارف کیلئے عطیات اور غیر زکوۃ کی امدادی رقوم آنی ضروری ہیں۔

ملفوظ نمبر (۳۸)

محدث کشمیری رحمہ اللہ کے متعلق یہ بھی فرماتے تھے کہ مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ آپ کو کن علوم میں امامت کا درجہ حاصل تھا تو میں کہوں گا (۱) عربیت (۲) فقہ

ملفوظ نمبر (۳۹)

جب کوئی صاحب غیر زکوۃ دینے کو آتا تو حضرت مولانا نے اس پر کبھی خوشی کا اظہار نہیں کیا اور فرمایا کہ زکوۃ تو وہ غسالہ مال ہے جس پر اگلی امتوں میں آسمان سے آگ اترتی تھی اور جلا ڈالتی تھی، میرے مدرسہ کے مدرسین کے لئے غیر زکوۃ اگر کچھ دے سکتے ہو تو دو۔

Scanned with CamScanner

ملفوظ نمبر (۴۰)

بسا اوقات مدرسہ کی مالی امداد کرنے والے حضرات سے فرماتے تھے کہ تم نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ خود تمہیں ہمارا ممنون ہونا چاہئے کہ صحیح مصرف میں تمہاری رقم صرف کر رہے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۴۱)

زکوۃ دینے والوں سے فرمایا کرتے تھے کہ ہم یہ ہرگز گوارہ نہیں کرتے کہ تم اللہ کی راہ میں مال خرچ کر کے جنت میں جاؤ اور ہم اس مال کو بے محل خرچ کر کے جہنم میں جائیں۔

ملفوظ نمبر (۴۲)

فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں کسی سفیر، جلسہ، اشتہار و اعلان کی ضرورت نہیں جس کا مدرسہ ہے وہ خود چلائے گا۔

ملفوظ نمبر (۴۳)

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کلمات بے انتہاء پسند ہیں اور اسی پر میرا عمل ہے ''اسمعت من ناجیت'' (جس سے سرگوشی کر رہا تھا اسی کو سنا رہا تھا) تو حضرت فرمایا کرتے تھے کہ جس کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں اسی کو ہم اپنا حال سناتے ہیں، اور اسی سے مانگتے ہیں، کسی اور سے ہمیں کیا واسطہ؟

ملفوظ نمبر (۴۴)

بعض مخلصین نے مدرسہ کیلئے گاڑی دینے کی پیشکش کی تو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے منظور نہیں فرمایا، بسا اوقات بعض احباب اصرار کرتے اور مختلف عنوانات سے اس کی ضرورت اور اہمیت ثابت کرتے تو

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا رحمہ اللہ ہنس کر فرماتے یہ جتنی ٹیکسیاں بازاروں میں چل رہی ہیں اور ہر وقت مہیا ہیں، ہماری ہی تو ہیں جب چاہو بلالو ٹیکسی حاضر ہے، پھر ہمیں مدرسہ کے لئے گاڑی خرید کر آخرت کی مسئولیت اپنے ذمہ لینے کی کیا ضرورت ہے، نیز فرمایا کرتے تھے کہ ہم تو چاہتے ہیں کہ گاڑی بھی مفت اور ڈرائیور بھی مفت ملے۔

ملفوظ نمبر (۴۵)

فرمایا کرتے تھے کہ واللہ میں نے یہ مدرسہ اس لئے نہیں بنایا کہ مہتمم یا شیخ الحدیث کہلاوں، جلال میں آ کر فرماتے، اس تصور پر لعنت، پھر فرماتے کہ اگر کوئی مدرسہ کا اہتمام اور بخاری شریف پڑھانے کا کام اپنے ذمہ لے لے تو مجھے خوشی ہوگی اور میں ایک عام خادم کی طرح سے مدرسہ کا ادنی سے ادنی کام کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہ کروں گا۔

ملفوظ نمبر (۴۶)

فرمایا کرتے تھے کہ ہم سب کی مثال مشین کے پرزوں کی ہے جس میں چھوٹے بڑے پرزے سب ہی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اور فرماتے تھے کہ ہم سب ایک کشتی کے مسافر ہیں اور اس کشتی کو کنارے تک پہنچانا ہم سب کا فرض ہے۔

ملفوظ نمبر (۴۷)

فرمایا کرتے تھے کہ اساتذہ کرام جس طرح کتاب پڑھانے کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں اسی طرح طلبہ کی صحیح تربیت کی طرف بھی توجہ کرنا ضروری ہے اور درس میں اخلاقی و عملی حالت سنوارنے کے بارے میں بیان کرتے رہنا چاہیئے۔

Scanned with CamScanner

ملفوظ نمبر (۴۸)

پاکستان کے مرکز کراچی جو آئے دن مغربی تہذیب وتمدن کا جو جال پھیلتا جارہا ہے اور مختلف طاقتیں اس کے دائرہ اثر کو روز بروز وسیع کرنے کی فکر میں مشغول ہیں، اگر دینی حفاظت کے ادارے دین اسلام کے متاع گراں مایہ کی حفاظت کے لئے جدوجہد نہ کریں تو جو اس کا حشر ہوگا وہ ظاہر ہے۔

ملفوظ نمبر (۴۹)

فرمایا کرتے تھے کہ اصل چیز کام ہے نام نہیں، جس کے لئے ہم نے (مدرسہ) بنایا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور لوگ اگر اس کو مدرسہ (پرائمری) سمجھتے ہیں تو کیا حرج ہے؟۔

ملفوظ نمبر (۵۰)

حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ دینی مدارس کی تاریخ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملے گی کہ امریکہ کے نومسلم گوروں اور کالوں میں سے کسی نے الف، ب سے لے کر آخر تک دینی تعلیم پائی ہو، اللہ تعالی نے یہ شرف اسی دینی ادارے کو عطا فرمایا ہے کہ امریکہ کے دو نومسلم زیور علم سے آراستہ ہو کر فراغت حاصل کرچکے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء.

ملفوظ نمبر (۵۱)

فرمایا کہ ہم نے ابوداود شریف امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری صاحب قدس سرہ العزیز سے پڑھی ہے، اس سال حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی، دیکھتا ہوں کہ ہم حضور اقدس ﷺ سے

ابو داؤد شریف پڑھ رہے ہیں، بے انتہاء مسرت ہوئی وہ نقشہ ابھی تک آنکھوں کے سامنے ہے، صبح کو میں نے حضرت الشیخ قدس سرہ کی خدمت میں یہ خواب عرض کیا، فرمایا کہ آپ کا پڑھنا قبول ہوگیا، یہ مقبولیت کی بشارت ہے۔

ملفوظ نمبر (۵۲)

فرمایا کہ میرا معمول ہے کہ ہر کام سے پہلے استخارہ ضرور کر لیتا ہوں، پہلے شب کو بالفرض اگر یاد نہ رہے تو کام کے شروع یا عین روانگی سفر کے وقت بھی یاد آجائے تو دعائے استخارہ پڑھ لیتا ہوں، یہ بھی بفضل اللہ تعالیٰ فائدہ سے خالی نہیں، اگر اس کام میں خیر مقدر نہ ہو تو کم از کم اس کے شر سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

ملفوظ نمبر (۵۳)

فرمایا کہ مہتمم حضرات ایسے مدرسین کو پسند کرتے ہیں جو ان کی خوشامد کریں، گو تعلیمی استعداد کے لحاظ سے کورے ہی ہوں یہ لوگ اہل فضل و کمال کو نہیں چاہتے، کامل کو خوشامدی بننے کی کیا حاجت ہے؟ کامل تو پورے استغناء سے رہے گا، مہتمم کو اس کے ناز برداشت کرنا ہوں گے، اگر کام مقصود ہو، جو گائے دودھ دیتی ہے وہ لات مارتی ہے، مزید ارشاد فرمایا کہ میں مشورہ دیتا ہوں کہ اگر خدمت دین اور معیاری تعلیم چاہتے ہیں تو مہتمم حضرات اپنا مزاج بدلیں۔

ملفوظ نمبر (۵۴)

ایک مدرسہ کے بعض منتظمین نے حضرت اقدس سے درخواست کی کہ مدرسہ کے بارے میں کچھ تحریر فرمادیں، حضرت قدس سرہ نے بے ساختہ

ارشاد فرمایا چھوڑو مولوی صاحب! اس شرک کو، کس کو دکھاؤ گے، کیا رکھا ہے لوگوں کے پاس؟ حق تعالی جتنا چاہیں گے دیں گے کسی کو دکھانے سے کیا ہوتا ہے، ہمارے مدرسہ میں بڑے بڑے آتے ہیں، ہم نے کسی سے نہیں لکھوایا، جامعہ ازہر کے ڈائریکٹر آئے، سفیر آئے۔

ملفوظ نمبر (۵۵)

فرمایا خود صالح ہونا اور دوسروں کو صالح بنانا یہ ہے اسلامی حکومت کا اساسی اصول۔

ملفوظ نمبر (۵۶)

آپ فرمایا کرتے تھے کہ یہ ملازمت انگریزوں کی غلامی ہے اس سے انسان کی مذہبی سرگرمیاں محدود ہو کر رہ جاتی ہیں اور آزادانہ کردار کی ادائیگی سے محروم ہو کر رہ جاتا ہے اور انہیں نہ تو بہتر صلاحیتوں کے ابھرنے اور نہ پھلنے پھولنے کا موقعہ ملتا ہے اور بڑے سے بڑے عہدہ سے عالم دین کا مقام بلند ہو جاتا ہے اور ان کی زندگی قوم وملت کی راہنمائی اور خدمت کیلئے وقف ہوتی ہے۔

ملفوظ نمبر (۵۷)

فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یا ادارہ سائنس اور علوم جدیدہ کے ذریعہ دین کے مسائل کو سمجھانے کی سعی کرتا تو جدید طبقے کو اسلام کی طرف راغب کرنے میں بڑی مدد ملتی اور خود حضرت رحمہ اللہ تعالی برزخ اور حشر ونشر کے مسائل کو ایجادات جدیدہ کی روشنی میں نہایت عمدہ اور موثر انداز بیان سے سمجھایا کرتے۔

Scanned with CamScanner

ملفوظات:
حضرت ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ

ملفوظ نمبر (۱)

فرمایا کہ آپ دین کے طالب علم ہیں، آپ کا فریضہ یہ ہے کہ آپ یہاں دین کے طالب علم بن کر رہیں ہم نے آپ سے سال کے شروع میں یہ کہا تھا کہ آپ اپنے قول کو، اپنے فعل کو، اپنے کردار کو اپنی گفتار کو، لباس، پوشاک سب چیزوں کو ایسا بنائیے کہ دیکھنے والے آپ کو دور سے دیکھ کر یہ کہیں کہ آپ طالب علم ہیں، ایسا نہ ہو کہ آپ کی کسی حرکت کی وجہ سے دین بدنام ہو، دینی ادارہ بدنام ہو اور لوگ یہ کہیں کہ مولوی ایسے ہوتے ہیں، دیندار ایسے ہوتے ہیں، طلبہ ایسے ہوتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۲)

فرمایا کہ آپ جامعہ میں رہ کر جس چیز کو بھی استعمال کرتے ہیں طالب علم کے نام سے استعمال کرتے ہیں، اگر آپ عملی طور پر اپنے آپ کو طالب علم نہیں بناتے تو پھر یہ آپ کا پڑھنا، آپ کا کھانا، آپ کا پینا، آپ کا

رہنا، سب نا جائز و حرام اور گناہ کا ذریعہ ہے۔

ملفوظ نمبر (۳)

فرمایا کہ اللہ کے بندو تم جس علم کو حاصل کرنا چاہتے ہو بغیر عبادت، بغیر ریاضت، بغیر للّٰہیت، بغیر تقوی اور بغیر خشیت خداوندی کے یہ علم آپ کو ہرگز حاصل نہیں ہوگا، حروف چاہیں آ بھی جائیں لیکن علم اس کیلئے مثمر اس وقت نہیں بنے گا جب تک کہ وہ علم آپ کے اندر خوف خدا پیدا نہ کرے، تقوی پیدا نہ کرے، خشیت پیدا نہ کرے، وہ علم آپ کو اس بات پر مجبور کرے کہ آپ اللہ کے بندے ہیں، جب اللہ کی طرف سے حکم آ گیا (حی علی الصلاۃ) تو نہیں ہوسکتا کہ محلے والے آئیں اور وہ پہلے بیٹھ جائیں، آپ یہاں موجود ہیں، آپ ان سے زیادہ احق ہیں آپ ان سے زیادہ اسبق ہیں، آپ ان سے زیادہ فارغ ہیں، آپ ان سے پہلے صف میں موجود ہوں یہ آپ کا فریضہ ہے، یہ آپ کے علم کا ثمرہ اور اثر ہونا چاہیئے، اگر آپ کا علم یہ اثر آپ کے اندر پیدا نہیں کرتا اور آپ کے علم کا یہ ثمرہ نہیں نکلتا تو آپ کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آپ علم حاصل نہیں کر رہے ہیں بلکہ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، خدا کیلئے نہ اپنا وقت ضائع کیجئے اور نہ ہمارا وقت ضائع کیجئے، مہربانی کیجئے قوم کے پیسے کو ضائع نہ کیجئے، اس سے بہتر یہ ہوگا آپ جو چاہیں کام کریں لیکن نہ قوم کا پیسہ برباد کریں اور نہ اپنے دل پر سیاہ نقطہ لگائیں۔

ملفوظ نمبر (۴)

فرمایا کہ اگر آپ واقعی طالبعلم بننا چاہتے ہیں تو پھر اپنے اندر اس وصف کو پیدا کیجئے جو وصف طالبعلم کا ہوا کرتا ہے، بھوکا ہوگا، جسم پر پورا کپڑا نہیں ہوگا، سر چھپانے کے لئے اس کے پاس ٹوپی نہیں ہوگی لیکن مجال ہے کہ اس سے کوئی حکم چھوٹ جائے، مجال ہے کہ اس سے کوئی فریضہ چھوٹ جائے۔

ملفوظ نمبر (۵)

فرمایا کہ مومن جب ایمان لاتا ہے تو اس کا ایمان ایک دن ایک گھنٹہ یا ایک سال کے لئے نہیں ہوتا وہ اللہ جل شانہ سے جو وعدہ کرتا ہے وہ ساری عمر کے لئے ہوتا ہے، آپ نے جو وعدہ کیا اور جس کی عملی مشق آپ نماز میں کرتے ہیں، یہ وعدہ آپ کی ساری زندگی کے لئے وعدہ ہے، آپ سچے پکے مومن بنئے تاکہ واقعی آپ زیور علم سے آراستہ ہوں، سچے پکے مومن بنئے تاکہ واقعی آپ میں جو عادت پڑ جائے یہاں سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ جائیں تو وہ عادت آپ کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہو ساری عمر کے لئے اسی جیسی بنے، آج اگر آپ دین کے طالب علم بن گئے تو انشاء اللہ کل جب یہاں سے آپ نکلیں گے تو آپ دین کے ایسے خادم بنیں گے کہ آپ کا وجود اس علاقہ کے لئے، اس ملک کے لئے، اس قوم کے لئے رحمت کا ذریعہ ہو۔

ملفوظ نمبر (۶)

غالباً ۱۴۱۶ھ کی بات ہے جامعہ کو ایک قاری صاحب کی اشد ضرورت تھی، راقم نے ایک قاری صاحب سے رابطہ کیا جو ابتدائی تنخواہ

(۳۰۰۰) تین ہزار مانگ رہے تھے، حضرت رحمہ اللہ سے جب اس کا ذکر ہوا تو فرمایا بھائی ہمارے جامعہ کی بنیاد اخلاص پر رکھی گئی ہے، ہمیں تو ایسا آدمی چاہیئے جو اخلاص سے کام کرنے والا ہو، جو شروع ہی سے اس قسم کی باتیں کرے وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا، ہم تو زیادہ سے زیادہ دو ہزار دے سکتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۷)

اپنے دور ابتلاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ ہم پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا کہ مدرسہ کی معمولی تنخواہ ہوتی تھی۔ معاشی تنگی اور شدت سے ہم دوچار تھے، قرضوں میں ڈوبے ہوئے تھے، لیکن حق تعالی شانہ نے جلد ہی کشادگی اور فراخی کی راہیں کھول دیں، آج الحمد للہ بہت ہی بہتر حالات میں گزر بسر ہورہا ہے، انسان کو ہمیشہ اخلاص کا دامن مضبوطی سے تھامے رہنا چاہیئے، اخلاص ہی کی برکت سے زندگی خوشگوار اور پاکیزہ ہوتی ہے۔

ملفوظ نمبر (۸)

اللہ جل شانہ آپ کو، ہمیں سب کو، ان لوگوں سے بنائے جو اللہ سے خوف پیدا کرتے ہیں تقوی اختیار کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے بنائے جو علم پڑھ کر اس پر عمل کرتے ہیں اور جن کی آج کل سے زیادہ بہتر ہوتی ہے اور آپ کو اور ہم سب کو دین کا سچا پکا مخلص خادم بنائے۔

ملفوظ نمبر (۹)

Scanned with CamScanner

فرمایا کہ آپ کا علم ایسا ہونا چاہئے جس کے بارے میں کہتے ہیں ''العلم للرحمن جل جلالہ '' علم کیا ہے جو اللہ جل شانہ کی رضاء کے لئے حاصل کیا جائے وہ علم جو انسان کو یہ بتلائے کہ تم انسان ہو اور تمہیں کس لئے پیدا کیا گیا ہے؟ تمہارا فریضہ کیا ہے؟ باقی اس کے علاوہ جو ہے کہتے ہیں '' وسواہ فی جہالاتہ عتاب '' اس کے علاوہ جو ہے وہ تو اپنی جہالت میں ادہر ادہر الٹے سیدھے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں، ان کو کچھ پتہ ہی نہیں کہاں جا رہے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۱۰)

ہمیشہ فرماتے تھے کہ عالم بنو آلم مت بنو یعنی عالم بالعین المھملۃ بنو، جو علم مادہ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور آلم بالہمزہ مت بنو، آلم الم مادہ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، جس کے معنی ہیں تکلیف اور دکھ دینے والا۔

ملفوظ نمبر (۱۱)

فرماتے تھے کہ جامعہ (جامعۃ العلوم الاسلامیہ) کسی خاص فرد کا محتاج نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی حفاظت فرماتے رہیں گے۔

ملفوظ نمبر (۱۲)

جب کبھی حضرت مولانا رحمہ اللہ کے سامنے جامعہ کی شاندار ترقی اور عمدہ کارکردگی کا ذکر ہوتا تو فوراً فرماتے یہ سب کچھ ہمارے حضرت بنوری رحمہ اللہ کے اخلاص کی برکت ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۳)

Scanned with CamScanner

جب بھی کسی کی طرف سے کسی قسم کی ایذاء پہنچتی، صدمہ پہنچتا تو فرماتے "إن اللہ مع الصابرین" لوگ ہمارے ساتھ جو بھی سلوک کریں ہمیں صبر سے کام لینا چاہیئے کیونکہ اگر ہم بھی ان کی طرح سلوک کریں گے تو اللہ کی مدد و نصرت رک جائیگی۔

ملفوظ نمبر (۱۴)

غیر تسلی بخش حالات پر ہمیشہ غم اور دکھ کا اظہار فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ آج قحط الرجال کا دور ہے، رجال کار نہیں ملتے، صحیح کام کرنے والے افراد نہیں ملتے، ہر سال دورہ حدیث سے کتنے طلبہ فارغ ہوتے ہیں لیکن کام کرنے والے آدمی ایک بھی نہیں ملتا۔

ملفوظ نمبر (۱۵)

علم دراصل مومن کے دل میں پیدا ہونے والا ایک نور ہے جو نبی کریم ﷺ کے اقوال مبارکہ اور افعال حمیدہ سے اخذ کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ انسان اللہ جل شانہ کی ذات وصفات اور افعال و احکام تک پہنچتا ہے، یہی علم اگر انسان کے واسطے سے حاصل ہو تو اسے علم کسبی کہتے ہیں اور اگر خداداد ہو، بلا سیکھے حاصل ہو تو اسے علم لدنی کہا جاتا ہے جو وحی، الہام اور فراست کی شکل میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۶)

آخرت کی کامیابی کے لئے نبی کریم ﷺ نے امت کو صراط مستقیم واضح طور سے بتلا دیا تھا، ان کو ایسی جامع تعلیمات اور شاندار وصیتیں کی تھیں جو فلاح و کامرانی کی کنجی ہیں، اگر انسان ان کو اپنا مطمح نظر بنالے اور

ان کے مطابق عمل کرلے تو ہر طرح کی پریشانی، مصیبت، غم واندوہ، تکلیف اور درد والم سے نجات پا سکتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس راستہ کو اختیار کیا، اس طریقہ کو اپنایا اور دونوں جہانوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے رفیق، ساتھی، معاون اور دست و بازو بنیں، اللہ تعالی نے ان کو اپنی رضا وخوشنودی کے پروانوں سے نوازا، اگر آج ہم اپنے آپ کو اس گرداب سے نکالنا چاہیں اور حقیقی کامیابی کے خواہشمند ہوں تو صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت، جس کی شکل ان احکامات وتعلیمات کی پیروی واتباع ہے جو قرآن وحدیث کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہیں۔

ملفوظ نمبر (۱۷)

انسان کی خوش بختی یہ ہے کہ اسے طاعات وحسنات کی توفیق ملے اور گناہوں اور نافرمانیوں سے وحشت ہو، دشمنوں سے حفاظت اور گناہوں سے بچنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے کچھ اوراد وظائف اور طریقے بتلائے ہیں انہیں عمل میں رکھنا چاہیے۔

ملفوظ نمبر (۱۸)

دنیا دار الاسباب ہے یہاں انسان کو قدم قدم پر وسائل واسباب کی ضرورت پڑتی ہے، انسان کے ساتھ بشری تقاضے بھی لگے ہیں، پیٹ اور بیوی بچے بھی ساتھ ہیں، ابتلاءات وبلیات اور آزمائشوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے، جس کے لئے ہر شخص اپنی اپنی ذہنیت، یقین اور نہج کے اعتبار سے کوشش کرتا ہے، دنیا دار، مالدار اور روپیہ پیسہ پر اعتماد کرنے

والے اس سے کام لیتے ہیں، لیکن مؤمن کے لئے سب سے عظیم وسیلہ، سب سے موثر تدبیر اور مضبوط ہتھیار اللہ تعالی کو راضی کرنا اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور اس کا بندہ بننا اور رو رو کر گڑگڑا کر اس کے در کا سائل بن کر اس سے مانگنا اور دست سوال دراز کرنا ہے۔

ملفوظ نمبر (۱۹)

علم اللہ جل شانہ کا عظیم عطیہ ہے، علم اگر نہ ہوتو انسان اور حیوان دونوں برابر ہیں، آج دنیاوی علوم کو لوگ علوم سمجھتے ہیں، جو نام کے علم ہیں، لیکن درحقیقت وہ کمانے کے آلہ اور دنیاوی مناصب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں، علم حقیقی وہ ہے جو انسان کو خالق سے ملائے، انسان کو اس کا مقام بتائے اس کو اس کی حقیقت سمجھائے، اگر علم سے خدا کی طرف میلان، آخرت کا خوف اور جنت کا شوق پیدا نہ ہوتو وہ علم نہیں، جہالت ہے، وہ نور نہیں، ظلمت ہے، علم کے لئے ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیئے۔

ملفوظ نمبر (۲۰)

مسلمانوں کو اپنے شب و روز تعلیمات نبویہ اور ارشادات مبارکہ کے مطابق گزارنا چاہیئے اور پھر جب کہ اس سے دنیاوی اور اخروی دونوں فوائد حاصل ہوتے ہیں، جو دوا وعلاج کا بھی کام دیتے ہیں اور قلبی اطمینان وسکون پیدا کرنے اور بلایا وآفات کے دور کرنے کا بھی۔

ملفوظ نمبر (۲۱)

فرمایا دنیا فانی ہے، ہر چیز ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی، اللہ جل شانہ باقی اور باقی رہیں گے، انسان اگر یہ چاہے کہ اسے دین ودنیا کی

کامیابی وکامرانی حاصل ہو اسے اللہ جل شانہ کا قرب اور خوشنودی حاصل ہو جائے تو اس مختصری زندگی کو احکامات الہیہ پر عمل کرتے ہوئے تعلیمات نبویہ کے مطابق گزارنا چاہیئے تاکہ اس مختصری زندگی میں اجر وثواب کا ذخیرہ جمع ہو اور اخروی کامیابی نصیب ہو اور مرتے وقت یہ کیفیت ہو ؎

جب آیا تھا تو روتا تھا تجھے سب دیکھ کر ہنستے تھے
اب ایسی کر کے جا بندے کہ تو ہنستا وہ روتے ہوں

ملفوظ نمبر (۲۲)

دنیا میں ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے، ہر شخص ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا خواہشمند ہے جس کو دیکھئے صبح سے شام تک چکی میں پس رہا ہے، نہ دین کی فکر نہ آخرت کا ڈر، نہ خدا کا خوف، نہ دین متین پر عمل کرنے کا شوق، فکر ہے تو دنیا کی، غم ہے تو روپے پیسے کا، جدوجہد ہے تو جائداد اور کاروبار کی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ہی سب کچھ ہے، روپیہ پیسہ ہی مقصد اصلی ہے، نہیں جی نہیں، یہ غفلت کی علامت ہے، بے وقوفی کی دلیل اور ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے، دنیا دار العمل ہے، دنیا آخرت کی کھیتی ہے، چند روزہ جائے قرار ہے، مسافر خانہ ہے، اس کو آباد کرنا اور اصلی گھر کی فکر نہ کرنا بڑی حماقت ہے۔

ملفوظ نمبر (۲۳)

یہ مدرسہ امن کا گہوارہ ہے، یہ اخلاق بگاڑنے کی جگہ نہیں ہے، یہ بچوں کے ہاتھ میں بندوق، پستول اور خنجر دینے کی جگہ نہیں، بلکہ وہ جگہ ہے جہاں اگر خنجر دیا جاتا ہے تو کافروں کا پیٹ چاک کرنے کے لئے، یہ وہ

جگہیں ہیں جہاں اگر قوت پہنچائی جاتی ہے تو ایمان کی قوت وطاقت پہنچائی جاتی ہے، یہ وہ جگہیں ہیں جہاں اگر مجاہد بنائے جاتے ہیں تو دشمن کی سرکوبی کے لئے بنائے جاتے ہیں، یہاں کے بچے یہاں کی تعلیم حاصل کرنے والے قوم کے لئے، ملک کے لئے، اپنے اہل محلہ کے لئے، علاقہ والوں کے لئے رحمت بنتے ہیں اوران کوان کے بڑے دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ وہ فرشتے ہیں جوانسانی شکل میں روئے زمین پر چل رہے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۲۴)

انسان جب اپنے آپ کو پہچانتا ہے تو اپنی بے حقیقی اور بے بضاعتی کو جان لیتا ہے، اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کو سامنے رکھتا ہے اور اللہ جل شانہ کی جزاء وسزاء کا علم رکھتا ہے اور پروردگار عالم کے مقام کو پہچانتا ہے تو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اسی طرح ڈرتا ہے

ملفوظ نمبر (۲۵)

فرماتے ہیں اللہ جل شانہ انسان کو مختلف تکالیف، بیماریوں اور پریشانیوں وغیرہ میں مبتلا کر کے متنبہ فرماتے ہیں کہ دیکھو اب بھی سدھر جاؤ، اصلاح کرلو، ٹھیک ہو جاؤ۔

انقلابات عالم، واعظ رب ہیں دیکھو
ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافھم، فافہم

ملفوظ نمبر (۲۶)

سستی وکاہلی بڑا موذی مرض ہے، مومن چست، چاق وچوبند اور مستعد ہوتا ہے، اسے اعلاء کلمۃ اللہ، دین کی سربلندی، اور عبادات و

ریاضات سے نہ نیند روکتی ہے، نہ قلت طعام وشراب، نہ بھوک و پیاس مانع بنتی ہے، نہ بیماری وتکلیف، اس لئے اس سے نجات کی دعا مانگا کریں اور عبادات میں نشاط پیدا کریں۔

ملفوظ نمبر (۲۷) مسجد کی تعمیر صرف یہ نہیں، کہ اس کو خوبصورت ترین بنادیا جائے، اس کو کئی منزلہ کھڑا کر دیا جائے، مسجد کی اصل تعمیر یہ ہے کہ جیسے اس کے آپ ظاہری ڈھانچے کو تعمیر کرتے ہیں، جیسے اس کی ظاہری منزلیں بناتے ہیں اور ظاہری عمارت بناتے ہیں، اسی طرح اس کی باطنی تعمیر بھی کریں اور باطنی تعمیر یہ ہے کہ اس میں پنج وقتہ نماز میں لوگ حاضر ہوں، اللہ کے اس گھر کو آباد کیا جائے، نماز کے ذریعے سے بھی، اللہ کے اس گھر کو آباد کیا جائے، ذکر کے ذریعے سے بھی اللہ کے اس گھر کو آباد کیا جائے قرآن کریم کی تلاوت کے ذریعے بھی، بچوں کو قرآن پڑھا جائے، بڑے وہاں بیٹھ کر قرآن پڑھیں اور وہاں اللہ کے اس گھر کو آباد کریں، جب اللہ کے گھر کو آباد کیا جائے گا تو ہماری بستیاں آباد ہونگی، پھر ہمارے اپنے دل آباد ہونگے، ہمارے گھر آباد ہونگے اور پھر اس کے اثرات ہمارے پورے کے پورے محلے پر پڑیں گے۔

ملفوظ نمبر (۲۸)

تقسیم انعامات کی ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کامیابی و ناکامیابی اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہے، اللہ تعالی جس کو چاہتے ہیں عزت عطاء فرماتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں ذلیل کر دیتے ہیں، اللہ تعالی کی طرف سے عطاء کردہ یہ کامیابی اسی کا فضل وکرم ہے، اسی کا احسان

ہے جو ان طلبہ کو حاصل ہوا، جو اس وقت آپ کے سامنے کتابوں کی شکل میں انعام کو حاصل کرینگے لیکن اللہ تعالی نے اس میں جو آپ کو عقل، حافظہ، دماغ اور جسم دیا ہے اس کو صحیح استعمال کرنے کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ہے۔ جو طالب علم کامیاب ہوئے وہ بھی آپ ہی کی طرح کے انسان ہیں، وہ بھی اسی طرح پڑھتے ہیں، وہ بھی ان طلبہ کی طرح تمام ضروریات زندگی اور تمام معمولات پورے کرتے ہیں جو ناکام ہونے والے طلبہ پورے کرتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ جو طلبہ کامیاب ہوئے وہ اپنی اللہ تعالی کی عطاء کردہ ان نعمتوں سے، اس صحت سے، اس دماغ سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دنیا میں سرخ رو ہو جاتے ہیں اور جو طلبہ اللہ تعالی کی عطا کردہ ان نعمتوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ دنیا میں ظاہری طور پر ناکام ہو جاتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۲۹)

یہ دنیا کی کامیابی وناکامی، پوزیشن کا حاصل کرنا یا نہ کرنا یہ وقتی اور فانی ہے، اس پر اصل کامیابی اور ناکامی کا دارو مدار نہیں، جو تعلیم آپ حضرات حاصل کر رہے ہیں اور جس علم دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں اور جن امتحانات کے ذریعے سے آپ کو کامیاب ہونے کی طرف مائل کیا جاتا ہے اور جن انعامات کے ذریعے سے آپ کو اچھی سی اچھی پوزیشن حاصل کرنے کیلئے ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ ان علوم کو اچھی طرح سے پڑھیں، اس زیور سے اچھے طریقے سے آراستہ ہوں اور اس اسلحہ سے اچھے طریقے سے لیث ہوں تاکہ کل آپ کا دشمن، سب سے بڑا دشمن جو انسان کے ساتھ ہر

وقت لگا ہوا ہے، شیطان اور پھر اس کے ساتھ اس کے وہ اعوان، انصار اور مددگار جو انسان کو تباہ و برباد کرنے کے درپہ رہتے ہیں ان کے خلاف صحیح معنوں میں مجاہد، غازی اور دین کے سپاہی بنیں، یہ وقتی کامیابی آپ کو ایسی کامیابی یاد دلاتی ہے کہ اگر وہ کامیابی آپ کو حاصل ہو گئی تو ایک مرتبہ پھر آپ کبھی ناکام نہیں ہونگے اور اگر خدانخواستہ اس کامیابی سے محروم ہو گئے تو پھر اس کے بعد کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔

ملفوظ نمبر (۳۰)

اگر طالبعلم اپنی اصلاح نہیں کرتا، اگر طالب علم اپنے آپ کو متقی نہیں بناتا تو چاہے کتنے ہی ذہین ہو، کتنے ہی اعلی نمبرات حاصل کرتا ہو لیکن وہ بیکار ہے، نہ مدرسے کیلئے فائدہ مند ہے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کیلئے فائدہ مند ہے اور نہ ہی قوم کیلئے، خود بھی جہنم میں جائے گا، جہنم میں گرائے گا اور ہو سکتا ہے کہ دوسروں کو بھی گمراہ کرے۔

ملفوظ نمبر (۳۱)

وہ طالب علم جو صرف کامیاب ہونے کا نمبر حاصل کرتا ہے، وہ طالب علم جو ناکام خواہ کیوں نہ ہو جائے اگر متقی ہے اللہ سے ڈرنے والا ہے تو وہ ان جیسے ہزاروں طالبعلم سے بہتر ہے، آپ کے علم دین پڑھنے کا مقصد یہ انعامات حاصل کرنا نہیں ہے، آپ کے علم دین پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے اندر خوف خدا کو پیدا کرے، تقوی کو پیدا کرے، آپ اپنے لئے ادارے کیلئے، محلہ کیلئے، قوم کیلئے وہ فرشتے ہوں جو روئے زمین پر چلنے والے ہیں، جن کو دیکھ کر نہ صرف یہ کہ اساتذہ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں بلکہ

ان کو دیکھ کر محلہ والے، قوم اور علاقے والے، سب کے سب یہ کہیں کہ یہ رحمت کے فرشتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۳۲)

علم وہ ہے کہ جو انسان کو یہ پہچانوا دے کہ تم کیا ہو تمہاری حقیقت کیا ہے؟ اگر علم انسان کو یہ باور کرا دیتا ہے تم کیا ہو؟ تمہاری حقیقت کیا ہے؟ تمہیں کس لئے پیدا کیا گیا؟ تمہارے فرائض کیا ہیں؟

تو وہ علم ہے اور اگر علم انسان کو یہ نہیں پہچانواتا اور علم کا یہ ثمرہ نہیں نکلتا تو پھر وہ علم نہیں ہے، وہ جہل مرکب ہے، اس کو علم نہیں کہہ سکتے اس کو ہنر تو کہہ سکتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۳۳)

طالب علم وہ ہے جو ساری زندگی طالب علم رہتا ہے، یہ نہیں کہ آپ نے اگر ثانویہ کی سند حاصل کر لی: خاصہ ہو یا عامہ، عالیہ کی سند حاصل کر لی، عالیہ کی سند حاصل کر لی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ علامہ ہو گئے، آپ کو علم کی ضرورت نہیں ہے، اگر اس کو آپ حاصل کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ آپ علامہ ہو گئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں علم حاصل کر رہا ہوں اور طلب علم کے میدان میں ہوں تو یقین رکھئے، آپ کا علم آپ کو اگلے صفوں میں فائدہ پہنچائے گا اور روز آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔

ملفوظ نمبر (۳۴)

پیسوں کے چکر میں پڑنے والا، مال و دولت کا پجاری، پیسوں کو اپنا مطمع نظر بنانے والا کبھی اس کا پیٹ پیسوں سے نہیں بھرتا، انسان چاہے کتنی دولت اس کے پاس ہو جائے لیکن اس کی مثال بالکل وہی ہے جیسے کسی نے رکھی ہے کہ انسان جب پیسوں کے چکر میں پڑتا ہے تو اس کی مثال گدھے کی طرح ہوتی ہے گدھا اپنی کمر پر ہیرے، جواہرات، سونا، چاندی کتابیں، احادیث اور قرآن کریم سب لاد کرلے جاتا ہے اور یہاں سے وہاں تک پہنچاتا ہے لیکن کھاتا کیا ہے؟ جی! ہیرے کھاتا ہے جواہرات کھاتا ہے۔ کیا کھاتا ہے؟ کھانے کا وہی چارہ ہے تو منہوم المال بھی ایسا ہی ہے جو ساری زندگی رگڑتا ہے، جوڑتا ہے، پیسے جمع کرتا ہے، نہ نماز کی فکر، نہ روزے کی فکر، نہ وقت کی فکر، نہ بیوی کی فکر، نہ بچوں کی ''ھل من مزید ھل من مزید'' ادھر سے آئے ادھر سے آئے، حلال سے آئے حرام سے آئے لیکن کھاتا کیا ہے؟ غریب اس سے اچھا کھاتا ہے۔

ملفوظ نمبر (۳۵)

احادیث کے حصول اور اپنے قلب و قالب میں اس کا اثر پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان نبی کریم ﷺ کی عظمت ومحبت کو اپنے سامنے رکھے، ظاہری طور سے اس کا ادب یہ ہے کہ انسان جو حدیث پڑھے حدیث پڑھنے کیلئے جب آئے تو وضو کر کے ظاہری اور باطنی دونوں طرح سے طہارت کر کے آئے ظاہری طہارت یہ ہے کہ کپڑے صاف ہوں، ظاہری طہارت یہ ہے کہ احادیث کو اور احادیث کی کتابوں کو بغیر وضو کے ہاتھ نہ لگایا جائے، باطنی طہارت یہ ہے کہ انسان کا دل غیر اللہ سے پاک

صاف ہو، جو علم حاصل کر رہے ہیں اس کا مقصد یہ ہو کہ میں یہ علم اس لئے حاصل کر رہا ہوں کہ اللہ جل شانہ کی رضاء اور اللہ جل شانہ کا قرب حاصل ہو اور ساتھ ساتھ جو حدیث پڑھیں اس نیت اور عزم کے ساتھ پڑھیں کہ میں جو کچھ پڑھ رہا ہوں اس پر میں عمل کرونگا۔

ملفوظ نمبر (۳۶)

ہم طالب علمی کے دور میں جب احادیث پڑھ رہے تھے تو یہ جو ادعیہ وغیرہ، اذکار وغیرہ آتے تھے ان میں جو حدیث ایسی ہوتی تھی جو زیادہ مناسب معلوم ہو تو اس کو پڑھنا شروع کر دیا کرتا تھا اور وقت ہمارے پاس ہوتا تھا تو جیسے آپ لوگ شہر کے ہیں، اپنے گھروں سے آتے ہیں، ہم بھی اپنے گھروں سے پڑھنے آتے تھے، فجر پڑھ کر نکلے، بس اسٹاپ پر گئے، وہاں بس پندرہ منٹ پڑھیں، آدھا گھنٹہ پڑھیں بس میں بیٹھے پندرہ بیس منٹ پڑھ لیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بے شمار احادیث اور ادعیہ واذکار ہم کو یاد ہو گئے، جب میں اپنے شیخ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوریؒ سے بیعت ہوا تو انہوں نے ذکر کرنے کو بتایا، اس کے ساتھ تسبیحات بھی بتلایا کرتے تو مجھ سے پوچھا کہ تسبیحات وغیرہ کا کچھ معمول ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، کونسی کونسی ہیں؟ بتایا صبح اور شام فلاں فلاں جو اس وقت میں پڑھا کرتا تھا میں نے بتا دیا کہ یہ پڑھا کرتا تھا فرمایا بس ٹھیک ہے، بس اب یہ ذکر کرلیا کریں بس یہ کافی ہے۔

ملفوظ نمبر (۳۷)

Scanned with CamScanner

نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی احادیث جو پڑھی جائیں ان کو اہتمام سے پڑھا جائے، یہ احادیث کے پڑھنے کی بنا پر آپ معنی صحابی بن جائیں گے اس لئے کہ شاعر کہتا ہے۔

اهل الحديث هم اهل النبى
وان لم يصحبوا نفسه انفاسه صحبوا

جو حضرات نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے شوق رکھتے ہیں ان سے تعلق رکھتے ہیں وہ درحقیقت نبی کریم ﷺ کے صحابہ ہیں، یہ الگ بات ہے کہ "وان لم یصحبوا نفسہ" آپ کی ذات مبارکہ سے تو نہ رہ سکیں "انفاسہ صحبوا" یہ انفاس قدسیہ جو موجود ہیں ان کے ساتھ تو رہتے ہیں۔

ملفوظ نمبر (۳۸)

مقصد آپ کا اللہ جل شانہ کی رضا ہو، مقصد آپ کا کسی سند یا ڈگری کا حاصل کرنا نہ ہو تا کہ آپ جناب علم پڑھیں تو واقعہ اس علم کے اثرات آپ میں پیدا ہوں، کاغذ کا ٹکڑا آپ کو ویسے بھی مل جائے گا، سند آپ کو ویسی ہی مل جائے گی، چاہے آپ کچھ بھی کریں، بڑی کم عقلی کی بات ہوگی کہ انسان ایک عظیم مقصد اور ایک عظیم چیز کو ایک چھوٹے سے کاغذ کے ٹکڑے کی بناء پر ضائع کرے۔

ملفوظ نمبر (۳۹)

سمندر میں اپنے آپ کو ڈال دیا جائے، لہریں اس کو دور پھینک دیں وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہے، اس کو کچھ پتہ نہیں ہے کہ میں کنارے کے قریب جا رہا ہوں یا بیچ سمندر میں جا رہا ہوں، یہ اس علم کی مثال ہے جو علم

انسان کے لئے نافع نہ ہو، علم کیا ہے؟ ما للتراب و للعلوم و انما یسعی لیعلم أنه لا یعلم " علم کیا ہے کہتے ہیں، کیا واسطہ ہے تراب اور علم کا، انسان علم حاصل کرتا ہے کس لئے حاصل کرتا ہے؟ "انما یسعی لیعلم أنه لا یعلم " اس لئے تاکہ اسے اپنی کمتری کا احساس ہو، اپنی جہالت کا اعتراف ہو۔

ملفوظ نمبر (۴۰)

فرماتے ہیں، علم حدیث کی خدمت کرنے والوں کے چہرے بڑے پرنور ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں قلبی سکون اور دونوں جہان کی خوشیاں عطا فرماتے ہیں، ایک صاحب کہتے ہیں ؎

اهل الحدیث طویلة أعمارهم
و وجوههم بدعاء النبی منضرة

ترجمہ: محدثین کی عمریں طویل ہوتی ہیں اور ان کے چہرے نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت سے پرنور رہوتے ہیں۔

و سمعت من بعض المشایخ أنما
أرزاقهم أیضا به متکثرة

ترجمہ: اور میں نے بعض مشایخ سے سنا ہے کہ اس کی برکت سے ان کی روزی بھی بڑھ جاتی ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ

بوحذیفہ حسین قاسم عفی اللہ عنہ

۱۹/۱۰/۱۴۲۲ مطابق ۲۰۰۲/۱/۳

تحفۃ المتعلمین
عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق دینی مدارس اسکولوں اور
کالجوں کے طلبہ کے لیے اہم رہنما اصول وضوابط اور اہم
ہدایات اور اس کے علاوہ بہت کچھ نئے اضافات کے ساتھ
تالیف
حضرت مولانا حسین قاسم صاحب
سابق معین التحقیق حضرت مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار شہید
استاذ جامعۃ العلوم کراچی
مکتبہ عمر فاروق
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی
Designed by Luminar Graphics Tel: 021-2727728